

باجازت انجمن خدیو مسجد سلیمانیه

السلامة
فان طلقوا فادخلوا
ت

فان طلقوا فادخلوا

فيصله الميرزا حسن حضرت عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه در وقت طلاق مجبوري

بافتاق

اصحاب و اجاب و جماع بافتاق الارباب
سمي

ارشاد الحق المبين
لمصداق الباطن

از انقاد قدير و حيدر علي قلمدار و شاعر و ديوانه

در طبع غيبي مام لاهوريس

مسجد سلیمانیه خدیو مسجد سلیمانیه

رساله ارشاد الحق المبين لطرايت اصحاب الباطن المرام في الكينون
السلامة

افریقین کا یہی ہے۔ کہ میں طلاق دینی نہیں طلاق میں شکر اسکا بار افریقی چہے یا
 نیم شہید۔ اور افریقی ایک طلاق کے ہی شکر ہیں۔ اور شکر میں اسکی اور طلاق اس اور
 و نحوہ ظاہری ایک کے قائل ہیں کہ میں طلاق دینی ایک چوتھی ہے۔ داد و ظاہری
 خود اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہے۔ محمد بن اسحق ترمذی و منسوب بالمشترک ہے۔
 قاضی ہی غیر شکر بلکہ طلاق کسی نہ یہ عرب میں شہور ہو نہ یہ شہید ہو۔
 قلع نظر ان کے عدم صحیح ثابت ہوئی کے بخور کا مقام ہے کہ سند انکا بھی وہی نیم لازم
 ہے۔ جسکو حضرت علیؓ نے قائل کیا تھا قرآن مجید صحابہ غلط فرما چکے اور سب ہم ہیں۔ ابیہلیم
 فرمایا۔ ابن عباسؓ نے بھی قلع فرمایا۔ ابو داؤد و امام طحاوی کے بعض مفسرین نے کہا کہ
 ابن عباسؓ کے پاس کوئی مسئلہ آیا کہ فلا نے نے میں طلاق دے دی ہیں۔ آپ نے
 فرمایا کہ صحت یشیت اللہ کی جیسا کہ جو خدا کا ناسخ کرے خدا اس کے
 دہیٹے کوئی رستہ نکالے کہ بتا ہے۔ اس شخص نے خدا کا فی ظاہر نہیں کیا۔ اب
 کوئی رستہ نکالے کہ نہیں۔ کسی نے کہا کوئی کہا ہے کہ فلا ہر گز رستہ ہو کہو کہ
 ایک طلاق ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ من یخارع اللہ ینقض عہدہ۔ جو خدا
 کے ساتھ دہو کہ اسے خدا نے اسکو دھوکے کی سزا دی ہے۔ دہو کہ یہ کہ میں
 طلاق کو ایک بلکہ تین یا کچھ بنا آ ہے یعنی آخر کے دو لفظ اول کی تائید میں
 اور لفظ طلاق خالی از معنی ہے۔ یہ شینظافی خیال ہے۔ اس دھوکے سے
 شیطان خوام میں فریاد ہے۔

یہ لفظ طلاق یعنی خود ہے۔ یہ ہے اس سے دور نہیں ہو سکتے۔

شامی جلد ثانی ص ۱۹

لو حکمناک یا خضو لحدی لہو ینقض حکمک۔ یعنی جب اجماع حدیث اور
 قرآن ثانی ثالث کا ہو چکا کہ میں طلاق دینی ہیں۔ ایک ہیں۔ اگر تین تو
 ابتدا میں کسی طرز پر بعد میں منسوخ ہو گئی ہیں جیسا کہ آیت شریفہ۔ اتفاق مجاہد
 اور حادوث یہی ہے ویرال ہیں۔ اب اگر کوئی حکم دینے کا ضعیف حالت کے سبب

نوٹ۔ اب یہی حکم ابن عباسؓ کا جو وہ منکرات میں ہے۔

حکم کر کے۔ یا خاصہ محمد اپنا اختیار کر کے اور تین کہ ایک بنا کر تو یہ حکم ناجائز ہو
 کہو کہ جابل اور حاکم غیر حق کے نسبت یہ ذمہ ہے کہ جو شخص حق کو نہ چاہے اور
 حکم کرے وہ بھی ہے۔ اور اگر حق کے برخلاف حکم کرے وہ بھی ہے۔
 اس مسئلہ میں حق ظاہر ہو گیا۔ احرار العبد الحق لہو الطلاق۔ حق کے برخلاف
 گرا ہے۔ و عمل ذلک فی الیہ۔ ایسے حاکم دروغی ہیں۔ یہ تو ایسے فعل ہیں
 سزا ہے۔ اگر اعتقاد ہو کہ بنا ہو کہ جو اس کے اتفاق کو ناجائز سمجھتا ہے۔ اور وہ
 شکر فی الشارح ہے۔ پس خلاصہ یہ کہ تین خیالی نے یہ حکم جاری کیا کہ میں طلاق
 دینی ایک طلاق ہے۔ اس کے پاس کوئی سبب نہیں بلکہ وہ مخالف شرع ہیں۔ مخالف
 فی الاعتقاد نہ یہ کہ وہ موافق ہیں۔ اگر اسکو کوئی سبب تاویل ہے تو وہ جعلیاد
 ہے۔ زیادہ زکفر یہ ہے کہ اس مخالف شرع کو حدیث نبوی اور حکم شرعی کہتے ہیں۔ یہ سب
 سے بدتر ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ طلاق کا دائرہ محدود کریں۔ اگر نہ ہو کہ تادیب
 کرنی ہو تو آواز دو کوئی اور قویج سے کریں۔ جیسا کہ وہ بالقرآن ہے۔ اگر خوف
 فتنہ اور فساد فی الدین کا یقینی ہے تو جس طرح ممکن ہو وقت فراہمی کو جمع کر کے
 و ہجوم و غم سے چھوڑ۔ ہر زمانہ و وقت و جہر و لین دین کا تقیر کو کہتے ہیں۔ اس طرح
 اقربا۔ دوستوں۔ دشمنوں و اوروں کو بلا کر عورت کا چہرہ واپس کریں۔ اور ہر
 اس کے ماہرین دین۔

وام حدت یعنی میں بعض باتیں کہنے یا وضع حل تک جو حدت کے مختلف درجات
 و کام میں اس کے مان و لفظ و لباس و مکان کا بند و بست کر کے۔ اگر نہ کہ تو وہ
 درافقہ حدت کے نزدیک چہرہ لے گی۔ اس فیحدت کو جو کوئی خلاف کرے گا بلا شدہ حدت

نوٹ۔ جو کہتے گا یہ حکم جواز نکاح بہ دن جلال کے کرے وہ کل اہل اسلام کے نزدیک
 مردود ہے۔ کہ بلا شدہ خلاف جماع صلا بہ اور ایسی باتیں کہ بائین کے حکم کرنا اسلام
 سے مردود ہوتا ہے۔ اسکا حکم موجب تقیر و عقوبت ہے کہ قاضی مجتہد کا حکم ناجائز ہوا۔
 اس ذلیل جابل کا حکم قابل گردن ہے حکم اسلامی ایسا ہے تو اسکو سزا
 سخت دے گا

چوتی - تالہ پر پڑی - شل محراب انسانیہ کے ہیں - فیض جس جودت کا درود پیا ہو -
 غمضہ اور اسکا نوح جس سے درود پیدا ہوا - اس درود پینے والے کے ہاں باپ
 بناتے ہیں - حضرت امکا (ارشد) و دیگر ائمہ خلیفہ اہل بیت علیہم السلام سے درود پینا
 ایام نقصان میں ایک دشت پر مثل دشت بلبل کے +

لیونٹ، مرغی، کتا، بکرا، گھوڑا، چوہا، مچھلی، پرندے اور انسان کے

چکر اسی ہے۔ بات اور مرد و غیر خواہ۔ جب وہ بانی بات کو کرے کہ خفائی عورت میری مرضہ
 تھی مضافی مان ہے۔ یا خفائی عورت میری رضاعی بہن ہے۔ اور اس قرار پر
 قیام نہ کرے۔ اور وہ بارہ کہے کہ یہ بات مسیح ہے یا حق ہے یا یقیناً میں نے اسے کھا
 جو وہ چاہا ہے۔ اب اس ناکیدہ کے بعد اگر یہ مرد انکار کرے تو شہادت دوسرو
 عادل یا ایک مرد اور دو عورت عادل کی عیادہ سے لے گی۔ کہ اس لئے نکرانہ کے ساتھ
 اگر ان کو یہ تہذیب اثر اقبل از کفر یا بعد از کفر ہو گا۔ اگر قبل از کفر ہو تو کفر کفر حرام
 اگر بعد از کفر ہو تو کفر حرام ہے۔ مگر تارکست اور مضافہ تحت تولی یا کفر یا فحش کی
 حاجت ہو گی۔ تب وہ دوسرے سے کفر کرے گی۔ اور وہ دونوں سے یا مضافہ ہے
 پس اگر تارکست بجز فی حق و نہ کرے تو فحش کا حکم کرے جبکہ شادی میں
 مفصل لکھا ہے۔ اور یہ خیال کرنا کہ دو کس کی شہادت رویت رضاع پر
 اس طرح سے ہو کہ بچہ کو مرضہ کا وہ چاہتا ہو اور کیا میں یا کفر غلط۔ اور ہم باطل
 اگر شہادت دو کس کی اس سیادت پر ضروری ہو تو ضرورت رضاع یا کفر دور
 ہو جائے گی۔ کیونکہ ہر ایک مستودع پر شہادت دوستان فرج ہے۔ و عقد و حرم
 عظیم کہ دو کس کے ساتھ پستان نکلا کر کے دیکھائے شرع میں مطلقاً حرام ہے۔ اس
 بات کا تاثر حاصل ہے دین ہو مطلقاً ہی نہ تھا کہ وہی ہی جو بالانکار ہوا ہے

لوگوں کے لئے نیکوئی اور سعادت کا موجب ہے اور ان کے نام میں جتنا کلمہ پڑھیں

وہی متارکت سے بخلاف نہیں کرنا کیونکہ عفتت عورت کی حرام پر عملی اور استدلال کے ذریعہ جو ثابت کیا گیا ہے۔

[illegible]

محرم الحرام

عینہ سحر علی - چور و جبر کے قتل سے حرام ہو سکتے ہیں۔
 ایک ایسے جبر و جبر میں خود بھی ہوں۔ اور اسی - انی - ایک جبر یا سحر علی ہوتے
 لی ہوں۔ اتنی - اسی +

روم کے گھنٹے - وہ ہیں - جو کہ ہیں - نہ کہ وہ ہیں - اور یہ ہیں - اور یہ ہیں - کہ ان
 کے کالج جو کہ ان کے کالج اور عدالت - طلاق و عوام ہے -

عبد جبارت کھلیا گئے رہا مرنے قریب انہیں سے کسی کے ساتھ بیٹھے لڑوے کو نہیں پایا۔
چوہدری بابا بھی یہ بہانہ ہی ہیں سے ایک کے ساتھ اس درو کا کھلیا جائیو ہے۔ اور جس مرد
چاہے جو تین چوں کو اس کو پاچیزوں کے ساتھ کھلیا کرنا حرام ہے۔ اگر ایک کو ملتا

۱۔ شکوہ غیرہ جملہ مرچا سے یا مسکندہ میں جانے تو اس کی بیٹی حرام نہیں ہوا کہ بیٹی اموی
میں ہے۔ اگر کوئی ساس کو اپنے زنا کی نسبت کرے اور پھر شہادت جو بیٹی کو ہوگا
خاصی کھلی کو ضعیف کہ وہ سب جیسا رضی کے اقوال اور دیکھا میں لکھ را کہ کافی
ہو کر دے۔

یا شاگرد کے یا کاتب طلاق نامہ لکھنے والا لکھے یا کہے میری عورت مجھ پر حرام ہے یا مطلق ہو تو ان صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا دل ارادہ نہیں کر اپنی عورت کو طلاق دینے میں لگا ہوا ہے اگر کوئی چاہا کہ کسی چاہل کو کہے کہ یہ دینے بڑا امر آئی کلام اللہ اور وہ چاہل پڑے اور اس کے گواہ ہوں چاہا کہ کسی عورت پر طلاق پڑے تو یہ دیکھ کر چاہا کہ کسی چاہل کو کہے کہ اس چاہل کو اس لفظ کے معنی معلوم نہیں اور نہ نسبت کا ارادہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ جیسا طلاق میں نسبت ایسے زوجہ دل سے مراد کہیں فرض ہے۔ ویسے نکاح میں کہ میں نے تیرے ساتھ نکاح کیا۔ اگر کوئی دیکھو کہ اس کے غری میں کہلاوے تو نکاح دو سہرا کے تعلق اور منہ من سے ناواقف ہوں۔ اور نسبت مراد ولی بنو تو نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ یہ ضرور نہیں کہ لفظ طلاق اور نکاح کے معنی جانتا ہو لیکن اتنا جانتا ہو کہ ان سے نکاح یا طلاق ہو جائے ہیں۔ اور نسبت کا ارادہ ولی ہر ایک میں پختہ طلاق و نکاح میں ضروری ہے۔

تنبیہ

طلاق دینے والا بالغ عاقل ہونا چاہیے۔ نابالغ اور مجنون اور بوش اور سوتے کی طلاق غیر واقع ہے۔

مسئلہ ضروری

سب علماء کچھ زمین کو ضروری کی طلاق واقع ہے لیکن ہر شخص ضرور ارادہ خواہات پر ہے اور اس سستی میں طلاق دلوں کے تو وہ طلاق واقع ہے۔ اگر توبہ کے دفع کسی مرض کے یا مسبب دفع تشکی کے جہاں باقی میسر ہو جو خوف ہلاک ہو سکے یا بڑے دفع مرض ہو سستہ بطور علاج ہستہاں کر سکے یا اثر سکے دفع میں درد و صبر نہ کر سکے اور اس درد سے بے اختیار ہو جاوے تو ان صورتوں میں طلاق اسکی غیر واقع ہے اور دفع

کسی امت کی اختلافی تحقیق طلب ہو۔ اگر خلاصہ اس درجہ کا ہے کہ اس کے دماغ میں خیالات جمع ہو کر بے عقلی کر اسے۔ اور نہ بیان کتنے گئے جس میں تیسرے نیک و بد کی نہ رہے۔ مثل خمر کے ہے جو دماغ میں بغیر سے عقل پیدا کر دے تو اس حالت کی طلاق شرع نے بغیر واقع فرمائی ہے۔ مگر یہ مسئلہ ایک واسطے جو صاحب ایمان ہیں اور خوف خدا دل میں رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنی حالت سے واقف ہیں کہ حالت بد ہو سکتی ہے اور بوش کی تکرر کر سکتے ہوں۔ اور نہ فقہا ل ضعیف الامان تو یہاں طلب ہو سکے ہیں۔ یہی چاہتے ہیں کہ کسی حیل سے طلاق دی ہوئی عوام کے نزدیک ناجائز ہو جاوے۔ خوف خدا ان کے دل میں نہیں اس واسطے انکا عدہ کہ ہم نے عقد میں طلاق دی تھی شرع میں مسیح نہیں۔

مسئلہ

اگر کسی نے اپنے صنفہ کا نکاح کسی خاندان والے لڑکے سے کر دیا جس خاندان کے سب لوگ جماعت میں ہیں اسکو صالح سمجھا جب لڑکی بالغ ہوتی تو اسکو شادی بکریا یا۔ تو لڑکی کو اختیار ہے بلکہ عالمگیری میں لکھا ہے کہ نکاح باطل ہو جاوے گا۔

بیان طلاق

طلاق دو قسم ہے ایک صحیح۔ دوسری کنائی۔ صحیح عربی میں لفظ طلاق ہے۔ اور اردو میں چوڑی۔ پنجابی میں چھڑی۔ فارسی میں۔ بیشتر از آن زن۔ امدت جملہ نے ہر زبان میں ایک لفظ اپنے طلاق صحیح بنایا۔ خواہ پشتو میں یا ترکی میں یا فارسی میں یا ہندی میں یا انگریزی میں جو معنی طلاق کے ہیں۔ وہ عقد نکاح کوڑے کے ہیں۔ جبکہ شامی میں لکھا ہے۔ صبی الطلاق مالہ علیہ استعمال الکافیہ و نوہ الخادسیہ۔ یعنی صحیح طلاق وہ لفظ ہے جو عقد نکاح کوڑے میں

مستعمل ہو۔ اگرچہ فارسی زبان میں ہو۔ اور فقہاء کہتے ہیں۔ لفظی کلی لغت حکم و
صحیح۔ یعنی برابری میں طلاق صحیح ہے۔

کفائی۔ اگر لفظ اسے صحیح کے بولا جائے۔ جسکے معنی نکاح توڑنے وغیرہ کے
مہر کیوں۔ تو اس قسم کی طلاق میں شرط ہے کہ بائیت مفرور ہو۔ یا بائیت جاریہ
حقد نکاح کے توڑنے پر دلالت کرنا ہو۔ اگر اس میں بیعت اور فرائض ہنوز تین
طلاق مانع نہیں ہوتی۔ اور فرائض طلاق کے مذاکرہ طلاق ہے یعنی باجم و اجماع کے
طلاق کا ذکر آیا ہو۔ یعنی عورت نے کہا ہے کہ مجھ کو طلاق ہے۔ یا مرد نے کہا کہ میں طلاق
دے دوں گا۔ یا کہے اگر تو طلاق چاہتی ہے تو ہاں میرے چاروں رستے کھیلے۔ اپنی ماں
اپنے پاس چلی جا یا خداوند کرے۔

الفاظ کفائی جو کتب میں درج ہیں یہ ہیں

نکاح۔ جامع کہہ لیا ہو جا۔ اور بیعت اور طلاق۔ پتہ کر۔ انکشاف کر۔ (مکہ بدل) چھوڑ
اور بری بن جائے خداوند ہو۔ ایکل ہو۔ کو خالی ہے۔ تو تیرا ہے۔ تو توڑا ہے۔ تو
کھلی گئی ہے۔ تو توڑی گئی ہے۔ عتدات میں بیٹھ۔ دھم پانا پاک کر۔ تو ایک ہو۔
تو آزاد ہے۔ تو خوار ہے۔ تیرا کام تیرے ماتھے۔ میں نے تجھ کو بے قید کر دیا۔
میں تیرے سے جدا ہو گیا۔

ان میں سے (۱) سے (۱۵) تک کے الفاظ کفائی طلاق محتمل طلاق اور رد کے ہیں۔
اور (۱۵) سے (۱۵) تک کے الفاظ کفائی طلاق اور نکاح کے محتمل ہیں۔ اور باقی
یعنی (۱۵) سے لیکر اخیر تک کے الفاظ محض بر جواب سوالی زبان میں ہیں یعنی جو سوال
کرتی ہے یہ اسے منکر کرنا ہے۔ اگر طلاق مانگتی ہے تو طلاق ہے۔ اگر نکاح مانگتی
ہے تو وہ ہے۔

۱۵ الفاظ تین قسم کے ہیں جیسے چکے تھے۔ اور مرد کی ہی تین حالتیں ہیں (۱)
حالت مطلقہ (۲) حالت خصمہ (۳) حالت نہ اکرہ طلاق (۴) حالت رضا میں
توڑنا (۵) قسم پینے شب و نهار طلاق (۶) بیعت کے میں۔ اگر بیعت طلاق کی ہے تو
طلاق ہے۔ ورنہ نہیں۔ اگر بیعت کر لیتا اس کی بیعت ہی سوائے تیرے کے

نہ مانگو رہے۔ اگر قسم سے انکار کر کے اور حکم کے پیش ہو تو وہاں۔ یہی
انکار کر کے تو حکم دو توں میں کفر بن کر لگا۔ غرض کہ حالت میں دو توں قسم و رد
بیعت پر موقوف ہیں۔ اور حالت مذکورہ طلاق میں فقط قسم اولیٰ الفاظ کا موقوف
پر بیعت تھی۔ اور سراسر قسم جو موقوف بیعت پر نہیں۔ بلکہ ان الفاظ سے اس حالت
میں طلاق واقع ہوجاتی ہے کیونکہ دلالت حال بیعت کی خاتم مقام ہے۔ جبکہ بیعت کو
قوی نہیں ہے۔ کہ بیعت مخفی اور یہ ظاہر ہے۔ کیونکہ اگر اس لفظ سے رد انکار ہی ہو تو
عورت اس حالت پر شہادت قائم کر سکتی ہے۔ اور طلاق ملے سکتی ہے۔
ماں بیعت مذکورہ پر بیعت شہادت قائم کر سکتی ہے۔

یہ تین قسم کے کفائی الفاظ تین حالتوں میں بولے جاسکتے ہیں اور جو صفحہ ۲۲ پر
لکھے گئے ہیں اس اقتضائے معنی کوئی ظاہر و بیان ہیں۔

الفاظ محتمل طلاق رد	الفاظ محتمل طلاق خصمہ	الفاظ محتمل طلاق رضا
نکاح۔ جامع کہہ لیا ہو جا۔ اور بیعت اور طلاق۔ پتہ کر۔ انکشاف کر۔ (مکہ بدل) چھوڑ اور بری بن جائے خداوند ہو۔ ایکل ہو۔ کو خالی ہے۔ تو تیرا ہے۔ تو توڑا ہے۔ تو کھلی گئی ہے۔ تو توڑی گئی ہے۔ عتدات میں بیٹھ۔ دھم پانا پاک کر۔ تو ایک ہو۔ تو آزاد ہے۔ تو خوار ہے۔ تیرا کام تیرے ماتھے۔ میں نے تجھ کو بے قید کر دیا۔ میں تیرے سے جدا ہو گیا۔	نکاح۔ جامع کہہ لیا ہو جا۔ اور بیعت اور طلاق۔ پتہ کر۔ انکشاف کر۔ (مکہ بدل) چھوڑ اور بری بن جائے خداوند ہو۔ ایکل ہو۔ کو خالی ہے۔ تو تیرا ہے۔ تو توڑا ہے۔ تو کھلی گئی ہے۔ تو توڑی گئی ہے۔ عتدات میں بیٹھ۔ دھم پانا پاک کر۔ تو ایک ہو۔ تو آزاد ہے۔ تو خوار ہے۔ تیرا کام تیرے ماتھے۔ میں نے تجھ کو بے قید کر دیا۔ میں تیرے سے جدا ہو گیا۔	نکاح۔ جامع کہہ لیا ہو جا۔ اور بیعت اور طلاق۔ پتہ کر۔ انکشاف کر۔ (مکہ بدل) چھوڑ اور بری بن جائے خداوند ہو۔ ایکل ہو۔ کو خالی ہے۔ تو تیرا ہے۔ تو توڑا ہے۔ تو کھلی گئی ہے۔ تو توڑی گئی ہے۔ عتدات میں بیٹھ۔ دھم پانا پاک کر۔ تو ایک ہو۔ تو آزاد ہے۔ تو خوار ہے۔ تیرا کام تیرے ماتھے۔ میں نے تجھ کو بے قید کر دیا۔ میں تیرے سے جدا ہو گیا۔
محتمل بیعت	محتمل بیعت	محتمل بیعت
محتمل بیعت	محتمل بیعت	محتمل بیعت
محتمل بیعت	محتمل بیعت	محتمل بیعت

نوٹ ہے۔ طلاق میں اور نکاح میں بیعت اور طلاق کا رد و ابطال ہم ایک کر دیا۔ اور ایک جو کفائی
سوالی ہے وہی جوابی ہے۔ اور بیعت میں بیعت اور طلاق کا رد و ابطال ہم ایک کر دیا۔ اور ایک جو کفائی
جوابی ہے وہی سوالی ہے۔ اور بیعت میں بیعت اور طلاق کا رد و ابطال ہم ایک کر دیا۔ اور ایک جو کفائی
سوالی ہے وہی جوابی ہے۔

لفظ حرام کا کہ فرج پر حرام ہے۔ مستحق میں غنا ہے کسی علق کتا ہی فرما یا۔ یعنی
 طلاق میں شرط وقوع طلاق کتا ہی جو قریب یا نیست ہو یا کتا جاوے تو طلاق بائیں
 ہوگی۔ سوائے نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا۔ اور نہ تاخر میں اس لفظ کا طلاق مرجع فرما
 ہے کیونکہ عرف عام میں یہ لفظ مستعمل طلاق میں نہ تھی۔ پس اس لفظ کے لغوی سے
 طلاق واقع ہو جا رہی۔ نیست ہو یا نہ۔ اور اسے اس کے واقع ہونے سے مگر ایک یا
 دو بار ہو تو عدت میں رجوع کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں اور بعد عدت میں نکاح
 کا ہے۔ سوائے نکاح کے رجوع ناممکن۔ اور طلاق خلع اس طلاق کا نام ہے کہ عورت
 کچھ روپیہ دے کر کہیں سے ہو۔ باوجود ہر معاف کر کے شوہر سے طلاق
 لینے۔ اس کے سوا وعدہ میں اگرچہ ایک۔ طلاق رجوع ہو تو یہی بائیں ہے۔ سوائے نکاح
 کے نکاح نہیں ہوتی۔

بعد از نکاح چھ ماہ کامل پر بھی پیدا ہو تو صاحب زراعت کا ہے۔ اگر
 قبل از چھ ماہ پیدا ہو تو شکا نہیں غیر کا ہے۔ کیونکہ جو چھ ماہ سے کم
 کا تمام رہتا ہے۔ چھ ماہ میں کامل ہوتا ہے۔ اس کے بغیر طلاق ہے۔ چھ
 ماہ میں ان نفعات و نکاح جنین کے رکے۔

فی موت النسب

نکاح صحیح ہو یا بنکاح فاسد۔ اولاد صاحب زراعت کی ہو۔ اگر وہ زانی لٹی کرے
 جب تک نکاح نہ ہو جائے اور نکاح بد زنی کا منی ناممکن ہو۔ نکاح یہ ہو کہ زوج
 نفی دے کی کرتا ہے۔ نہ وہ نے حاکم کے پاس پہنچا کر کیا۔ حاکم نے بلا کر زوج سے کہا
 کہ تم نے یہ ہمت کتنی لگائی یا چھوٹی۔ اگر وہ چار بار کہے کہ میں اس ہمت لگانے
 میں سچا ہوں۔ اور یا جو میں دفعہ کہے کہ اگر وہ چوتھا ہو کہ اس ہمت خدا۔ اور حاکم
 عورت سے چھوٹا۔ اس کا کیا جواب سچا ہے یا چھوٹا۔ اگر کہا کہ سچا ہو عورت پر

حاکم چاہی کرے۔ اگر کہے چھوٹا ہے تو حاکم چاہی رو دفعہ اس سے کہتا ہے کہ وہ
 چھوٹا ہے۔ اور یا جو میں دفعہ کہتا ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو چھوٹا ہے۔ ایک۔
 پس حاکم خود فون میں نظر کرے۔ دیکھ کر والدہ کے حوالہ کر دے۔ اب بعد نکاح کے
 لٹی و فون کی ثابت ہوتی۔ اور اس کے بعد نکاح یہ دیکھ کہ صاحب زراعت کا ہے۔ اس ملک
 میں داخلی سند طاقی کوئی نہیں نکاح ناممکن۔ پس اولاد صاحب زراعت کی ہے۔

طلاق المرضی طلاق الفار

اس طلاق و سہنہ کا نام فار ہے۔ کوئی مرض الموت میں جس کے سبب کارروائی
 خارج از بیت سے خارج ہے۔ اپنی عورت کو طلاق بائیں دیدے۔ نہ بعد
 نہیں گزرتی کہ وہ مر گیا۔ نواد عورت وارث ہوگی۔ مگر اگر عورت خود طالب
 طلاق یا بین لینے میں طلاق و ایک طلاق بائیں یا طالب خلع ہو یا بعد از طلاق
 این الزوج سے تفصیل یا مطاوعت بالزنا کرے تو اس صورت میں وارث
 نہیں ہوگی۔ اور مطاوعت بعد طلاق رجوعی خواہ طلاق بکالت صحت یا بکالت مرض یا
 خود عورت طالب طلاق رجوعی کی کرے اور وہ طلاق بائیں دیدے اور بعد از عدت
 میں ہے کہ وہ فوت ہو گیا تو بہر کیف یہ عورت وارث ہوگی۔

(اولیاء)

یعنی رشتہ داران جو مالک نکاح خانیل نے کے ہوں اترتے ہیں

اصل باب یہ ہے کہ اولاد و اولاد یہ ہر ماہی حقیقی پر نکاحی یعنی سوتلا پر نکاحی۔

پہر انکی اولاد ذکر پر پہر ان پہر دای - پہر نانی و نانا - خالو خالو - پیران کی
اولاد جس طرح یہ رشتہ دار وراثت ترکہ کے ہونے میں ویسے مالک - نکاح
کے ہیں - اس طرح اس نابالغ کی پرورش میں دودا دودا ہونے میں -
اگر کوئی عورت مجنون ہو تو اسے نکاح کے مالک اولیٰ ہے - پہر پوتا - پہر
باب دادا بہ ترتیب مذکور اگر باپ دودا نکاح کر دے تو وہ نکاح لازم ہو جائے
ہے - وقت بلوغ پہلے نابالغ کے دوسکو نکاح توڑنے کا اختیار نہیں ہوتا اگر
سوائے باپ دادا کے دوسرے ولی نکاح کر دے تو جب بغیر باغ ہو تو اسکو
اُس وقت اختیار ہے کہ اُس نکاح کو نامظہر کرے - مگر اسکی نامظہری
نکاح توڑ نہیں سکتی - جبکہ قاضی سلطانی نہ توڑے - پس اس ملک میں نکاح
بغیرہ کا مشکل ہے - جب نکاح ولی کا لازم نہ ہوا - اور بغیرہ ہر وقت بطور
ناخوش رہی اور ناجائز سبب سے نکاحی حاضر نہیں تو یہ معاملہ کس طرح حل ہوگا بحکم
اُس مالک کی نہ مخالفت ناخوشی یا عیارت اور منہ نکاح ہی ناجائز - اس کا
وبالی اور گردن - لی ایسی کہ ہے - کہ اُس نے یہ وبالی سبب حیالت سند
کے اپنی گردن پر کیوں لیا - یہ صحبت حرام کس طرح حلال بنے گی - پس حل
اس مشکل کا یہ ہو کہ اس ملک میں نکاح نابالغ کا نہ کرے - جس طرح وراثت
ترکہ کے ہوتے ہیں - اسی طرح کفیل اُس کے نان و نفقہ کے ملے - جب بالغ ہو کر
بہر حق اُس کے اسکا نکاح کریں - یہ رواج منہوم کا مسلمان میں جاری ہے -
یہ مسلمان نا عاقبت نہ پیش جمل اہل احکام دین خود نامان بیتان کو
چاہے ہونے کو کہتے ہیں - اللہ انکے دای ہے وہ انکو راہ راست چار
لا دے گا - آمین -

مسئلہ حضانت

یعنی پرورش بچہ یتیم

جب کوئی بچہ یتیم رہ جائے تو اس کا بچہ پیشہ اور دھارے - تو ان پرورش

یعنی شرم ہی اور تربیت خود مشکہ اسی خن مان کا ہے - اور خج خود نک و
دیس - و عسراج مرسل کا - دودا دادا و پندہ و چچا و بچہ و نہرتب دار ہونگے
جب مان کا کام خدمت کا ہے - اگر وہ عورت کسی بچہ پر رحم نہ سائے
نکاح کر دے یا بچہ کو تنہا چھوڑ کر بے ضروری کام چلی جائے - یا فق و غچ
کر دے - یا غلام نہ پڑھے تو فی پرورش بچہ کا ذمہ لیں ہو جائیگا - بچہ لیکر اس
کی نانی یا خالو یا دای یا پھر بچہ کو دیا جائے - مگر خج ذمہ دای اقرب کے
ہوگا - اگر ولی اقرب کوئی ہونے دہی خالو یا پھر بچہ دای تربیت بن جائیگی -
تو خج اپنے پاس سے کہتا دین - لاکھ سات برس کا ہو جائے اور لڑکی
فربس کی چھ سات برس کی تو اس وقت حضانت ذمہ لیں ہو جائیگی - اور ولی کو اسکی
تعلیم اور حرد اور ضبط و عیاش سکھائی واجب ہے - جس کا ولی نہ ہو اُس کا
خج ذمہ سلطان اسلام کے ہے - جس کا نائب قاضی سلطان ہے - اسکی
ملک میں ترسدخان ہے نہ قاضی سلطان - یہ مشکل اس طرح حل ہو سکتی
ہو کہ قبل اسلام ہر محلہ میں اس بابت کی مجلس قائم کریں جو کفیل بچوں کی

مسئلہ یتیم

غلیطہ الذین - ذریور کیا اس غلیطہ نزع

اس مسئلہ میں بڑی - لی ہے مگر شرعاً میں کوئی دشکال نہیں جس سے نزع
پیدا ہو - کیونکہ شرعاً بچہ یتیم ہے اسکا مالک کر دیتے ہیں وہ سب
بچہ عورت کا مالک ہے - شوہر کا بچہ ذمہ لیں - اور بچہ شوہر کا بچہ
مدان شوہر لڑکی کو دیتے ہیں وہ دوسرے ہے - ایک بقا و ذریور - تو دم
پارچہ و شریعت نہ یہ ہو - جسکے عرض میں نزع کو اسے ہشتہ دار ہاں
و شریعتی حیانتہ دیتے ہیں - اس قسم کا لیں دین سب پر عمل ہے - یہ دایں
نہیں ہو سکتا - اگر نزع مہ جائے اور نہ عورت ہاں کرنا چاہیں

مسئلہ ۳۲	زوجہ	نیز کہ زید
زوجہ	بنت	ام
۹	۵	۶
۶	۶	۶
مسئلہ	زوجہ	نیز کہ زید
۹	۶	۶
۶	۶	۶

اس کو کہ میں سب وارث شریک ہیں۔ ترکہ زید کا دوسری بیوی یا نکاح دانی ملک ہو۔
 اب معلوم کرنا ضروری ہے کہ زوجہ کا طلاق و نفقہ۔ لباس۔ خلیج اور کفن بدمند
 زوجہ واجب ہے جو کچھ بار چاہت ہے شریعت میں ہر شکر طریقت سے ملے ہے وہ مالک ہستی
 چاہے ہیں کہ وہ سے پہنچائی کہ خواہ فروخت کرے۔ زوجہ کو رسمی ضروریات اکثر
 پیش آتی ہیں جن میں یہ بار چاہت کافی نہیں ہوتے۔ مثلاً اسکی بہن کی شادی جو
 تو یہ اسکو صلہ رحمی کے واسطے بار چاہت اور زور دینی ہے۔ اور یہ بار چاہت زور
 اپنا ملک جو یا شوہر کا۔ اگر شوہر کے ملک سے لیا جو یا چاہت ہے یا بلا اجازت۔
 اگر بلا اجازت ہو تو یہ فاقہ ہے۔ جس قدر یہ مال بلا اجازت لیا اسقدر
 ہر سے دفع کیا جائے اسکو وصول ہو چکا۔ اگر بلا اجازت شوہر کے جو تو دیکر یا
 جاسکے کہ وہ اسکا مقروض تھا وہ اس نے یہ رقم اپنے مقروضین ادا کی۔ یا تحفہ
 دیا۔ نہایت اتر اٹھ جو کو چھڑا۔ اگر میت ادا سے قرض ہے تو زوجہ کو کھجور و شادین
 اطلاع کرے کہ اس قدر ہر ادا کیا گیا۔ تو یہ ایسی ایسی ضروریات بلا حقی عورت
 کے در پیش آتی ہیں۔ ان کے احوال میں جو کچھ خرج ہو تو زوجہ کے نہیں۔ اس خرج کے
 دینے میں زوجہ مجبور کیا جاتا ہے وہ مسئلہ سے ناواقف ہو۔ ناحق زید بار ہوتا
 جو۔ مقروض ہو جاتا ہے۔ مکان فروخت کرتا ہے یا دوسرے رکھتا ہے۔ جب
 مر جائے تو عورت ہر شے اپنی بنتی ہے۔ یہ قیامتیں بے علمی کے سبب ہیں۔
 اسلام میں عداوت دینا و آخرت کی ہے۔ جب احکام اسلام کے نہ جانے
 تو دنیا اور آخرت میں ہوا اور ذلیل ہوا۔

کلیغ فرض تھا یا واجب یا مستحب۔ اگر عداوت سمجھ کر کرنا اور احکام کلیغ سے
 راجع ہوتا تو اس جہا میں نہ پڑتا۔ سب احکام اسلام سے اول درجہ کا احکام ہے۔
 پھر نماز۔ پھر احکام کلیغ و طلاق۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم
 اسلام کے پیغمبر ہیں۔ اول کلمہ شہادت۔ دوم نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم روزے
 ماہ رمضان پانچ روزہ یا رات بیت اللہ شریف۔ یہ پنج احکام اسلام کے ایمان
 کے نون پر رکھے گئے ہیں۔ ایمان کا مقام مومن کا دل جو۔ کلمہ شہادت کا
 مقام ایمان۔ اور زکوٰۃ کا مقام سارا دل حسب طاقت۔ اگر قیام کی طاقت ہو تو
 قیام کرے۔ اگر طاقت نہیں ہے تو قیام کی نہیں جتنی کہ نماز پر ہے۔ اگر طبع کی طاقت نہیں
 طاقت نہیں تو اور ایسی کردہ پر لپیٹ کر نماز پر ہے۔ اگر کوئی بیٹھنے کی طاقت نہیں
 تو جہت لپیٹ کر تکیہ پر بیٹھ کر کہے۔ اگر نہ کچھ وسیع کا ارشاد
 کرے۔ زکوٰۃ روزے و حج مشروط بشرط ہیں۔ زکوٰۃ میں مال تجارت کا کسی
 جس کا ہو یا سونا چاندی یا عداوت زکوٰۃ کے ہون یا دوسرے نقد ہوں۔ مضاب
 پر سال گذر جائے اور مضاب بھی نقد ہو یا سونا چاندی کے مساوی ہوں۔ یا
 سونا سوا۔ تو اس سے کم نہ ہو۔ جتنا زیادہ ہو کسی حد سے ہو۔ یا انہوں
 حصہ دے۔ روزہ میں شرط ہے کہ بیمار اور مافر ہو۔ اور حج میں شرط ہے
 کہ تندرست و مستدرست کا امن جو نا اور حج آئے جائے کا ساری اور خراج
 کا اور خیال اطفال کا رکھتا ہو۔ اور کلیغ میں نفقہ اتنی شرط ہے کہ اپنا اور
 زوجہ کا خرج اور ہر سچل ادا کر سکتا ہو۔ اور نفیج کا تندرست ہو کہ حق زوجہ کا ادا
 کر سکے۔ کلیغ حرام سے بچنا ہے جس سے بچنا فرض ہے۔ اور اس میں
 اتباع سنت نبوی کا ہے۔ اس میں خوشی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور
 اپنے والدین کی ہے اور دوستوں کی ہے۔ اس میں بہت احتیاط چاہیے۔
 یعنی کفو ملو یا رکھے۔ اور ادا اسے حقوق زوجہ فرض کامل جانے۔
 شہ طان کہ کلیغ کرنے سے بڑا رنج ہوتا ہے۔ طلاق سے بہت خوش ہوتا ہے۔
 خدا تعالیٰ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رض ہو سکے۔ اگر خدا وین ہوا
 ہو چاہو کہ۔ سوائے جہاں زکوٰۃ مستحبی دین غیر مستحب ہو تو اسکا وفہ زکوٰۃ

و زود کو ب زود سے پہلے کیے تو جیہوہا حکم باز رہتا ہے ایک خلافت پر قائم
 پاک ہوئے عورت کے حیض سے اور اس کے شہس کر کے قبل از وقت ایک خلافت
 دے ۔ اگر حیض میں طلاق دیکھا یا بعد و طہ سے دیکھا یا کوئی تین خلافت دے گا
 کہ اگر کچھ نہ ہو گا ۔ اگر کوئی تین طلاق دینے والے کو حلیہ حضرت عمرؓ سے دے گا
 پتھر کہ تم نے یہ عزام کا نام کیوں کیا ۔ سب جنازہ دینا ۔ اس سنت واجبہ سے اسکا
 اتفاق ہے کہ تین طلاق اگر کوئی دینی عوام میں ۔ جن سے کفر کا ثبوت جاتا ہو ۔ یا جن کو
 کے نام سے ساتھ کفر کرنا جائز ہے ۔ اس نام کے چال میں جو مرد ہیں کہ ان کے
 بات پر تین طلاق دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ تین طلاق کے ساتھ چھوڑ دی
 با اس پر تین طلاق ہیں ۔ اس لفظ میں مخالف عالم و اور محمد بن اسحاق باطل و کفر
 سب اسکو تین طلاق کہتے ہیں ۔ انکا خلاف ہو کہ لفظ ان الفاظ میں ہر جو عرب
 میں کہتے تھے اَمَّتْ طَلَّقَتْ ۔ اَمَّتْ طَلَّقَتْ ۔ اَمَّتْ طَلَّقَتْ ۔
 دوسرے اور تیسرے لفظ کو تاکہ پہلے لفظ کی بنا تے تھے ۔ جبکہ حضرت خلیفہ ثانی
 نے مرود کر دیا ۔ اور سب اصحاب اور شیخہ اس حکم پر متفق رہے ۔ اور حکم
 خلیفہ ثانی کو حکم خدا اور رسول کریم سمجھتے ۔ اور فرمایا کہ
 اگر کوئی برخلاف حکم عمری کے کوئی
 کاغذی مسلمان حکم فرماوے
 تو ما جابر و باطل
 ہے ۔